



Wall Street کا ڈائنامائٹ

Wall Street کی داستان

مجھے بارود سے کبھی ڈر نہیں لگا۔ صرف لوگوں سے۔

ڈائنامائٹ کم از کم ایمان دار تو ہے۔ تم فٹیلے کو آگ دکھاتے ہو۔ تمہیں معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مٹنے والا ہے۔

لوگ مختلف ہیں۔ وہ مسکراتے ہیں۔ تم سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ تالیاں بجاتے ہیں۔ تمہیں مبارک باد دیتے ہیں۔

اور پھر بیس برس چپ چاپ تمہارے پیروں تلے بارودی سرنگیں بچھاتے رہتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ جوانی میں یہ تمہیں کوئی نہیں سکھاتا۔

وہ محنت سکھاتے ہیں۔ نظم و ضبط۔ صبر۔ قربانی۔ معزز تہذیب کی مقدس خوبیاں۔

مگر کوئی تمہیں خبردار نہیں کرتا کہ دنیا حقائق پر نہیں، تعبیروں پر قائم ہے۔

ایک آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ دس لوگ اسے ذہین کہتے ہیں۔

وہی آدمی سب کچھ کھو دیتا ہے۔ انہی دس لوگوں پر کھلتا ہے کہ وہ تو شروع ہی سے فراڈ تھا۔

کچھ نہیں بدلا، سوائے ہوا کے رخ کے۔

میں نے بہت دیر سے سیکھا کہ ساکھ کرائے کی ہوتی ہے۔ کردار اپنی ملکیت ہوتا ہے۔

پہلی ناشتے سے پہلے غائب ہو سکتی ہے۔ دوسرا دیوالیہ کے بعد بھی بچ رہتا ہے۔

زیادہ تر لوگ اپنی ساری زندگی اُس چیز کی حفاظت میں گزار دیتے ہیں جو چھینی جا سکتی ہے، اور اُس سے غافل رہتے ہیں جو نہیں چھینی جا سکتی۔

ایک غیر معمولی بزنس ماڈل، اگر تم سراب بیچتے ہو۔

ایک صبح تم جاگتے ہو۔ روحانی طور پر نہیں۔ فلسفیانہ طور پر نہیں۔ جسمانی طور پر۔

تم دانت صاف کرتے ہو۔ کافی بناتے ہو۔ باہر دیکھتے ہو۔ اور اچانک ذہن کی پوری عمارت ڈھ جاتی ہے۔

اس لیے نہیں کہ تم نے کوئی نئی سچائی دریافت کر لی ہے۔ اس لیے کہ تم نے پرانے جھوٹوں پر یقین کرنا چھوڑ دیا ہے۔

سیاست دان باقی رہتے ہیں۔ ماہرین باقی رہتے ہیں۔ ادارے باقی رہتے ہیں۔ پیش گو باقی رہتے ہیں۔

ارب پتی باقی رہتے ہیں۔ ٹیلی وژن باقی رہتا ہے۔ انٹرنیٹ باقی رہتا ہے۔ منڈی باقی رہتی ہے۔

سب کچھ باقی رہتا ہے۔ سوائے اس واہمے میں شریک ہونے پر تمہاری رضامندی کے۔

مسئلے یہیں سے شروع ہوتے ہیں۔

کیونکہ معاشرہ سب کچھ معاف کر دیتا ہے۔ ناکامی۔ قرض۔ طلاق۔ پاگل پن۔ جرم تک۔

مگر ایک چیز ہے جسے وہ کبھی آسانی سے معاف نہیں کرتا: وہ شخص جسے اجازت کی ضرورت نہ رہے۔

جس لمحے تم توثیق مانگا چھوڑ دیتے ہو، پوری کی پوری صنعتیں ایک گاہک کھو دیتی ہیں۔

جس لمحے تم منظوری مانگا چھوڑ دیتے ہو، پوری کی پوری درجہ بندیاں اپنا مقصد کھو دیتی ہیں۔

جس لمحے تم شناخت مانگا چھوڑ دیتے ہو، پورے کے پورے قبیلے ایک رنگروٹ کھو دیتے ہیں۔

اس مقام پر لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ بہت گھبرا جاتے ہیں۔ کیونکہ آزادی متعدی ہے۔ خوف سے کہیں زیادہ متعدی۔

ڈرا ہوا آدمی ایک اور ڈرا ہوا آدمی پیدا کرتا ہے۔ آزاد آدمی بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

کوئی نہیں جانتا کہ آزاد آدمی اگلا قدم کیا اٹھائے گا۔ خود آزاد آدمی بھی نہیں۔ خاص طور پر وہ۔

اسی لیے ہر تہذیب دل ہی دل میں قابلِ پیش گوئی لوگوں کو ترجیح دیتی ہے۔

قابلِ پیش گوئی صارف۔ قابلِ پیش گوئی ووٹر۔ قابلِ پیش گوئی ایگزیکٹو۔ قابلِ پیش گوئی باغی۔ قابلِ پیش گوئی انقلابی۔

قابلِ پیش گوئی انقلاب آج تک ایجاد ہونے والی سب سے محفوظ سرمایہ کاری ہے۔

اصل ڈائنامٹ کچھ اور ہے۔ وہ ایک خیال ہے۔ ایک اکیلا خیال۔

ایسا جو ذہن میں داخل ہوتا ہے اور جانے سے انکار کر دیتا ہے۔ ایسا جو ایک ناقابلِ قبول سوال پوچھتا ہے۔

ایسا جو ہر پچھلے جواب کو مشکوک بنا دیتا ہے۔

اور ایک بار وہ خیال آ جائے تو واپسی نہیں۔

عمارت کھڑی رہ سکتی ہے۔ فرنیچر جوں کا توں رہ سکتا ہے۔ کاغذات اب بھی اپنے فولڈروں میں سلیقے سے رکھے ہو سکتے ہیں۔

مگر بنیاد جا چکی ہے۔ دھماکا ہو چکا تھا۔ خاموشی سے۔ اندر۔

اور سب سے ہولناک بات؟ اسے تمہارے سوا کسی نے نہیں سنا۔

فرڈیننڈو فریگا

BLADEFREGA

DYNAMITE